

سالانہ قیمت تین روپیہ اٹھ آنہ (۳۸ؔ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
۱۴ؔ۔ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء	نمبر ۴۴

غزل

از قلم ڈاکٹر اسرائیل صادق ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی

آتشِ دم سے ترے شیطان میں جلجاؤنگا کیا
پُشت وقتِ جنگ تجھ کو اپنی دکھلاؤنگا کیا؟

تیرے دامِ دلفریبی میں میں پھنس جاؤنگا کیا
تیرے بازیچۂ بد سے دل کو بہلاؤں گا کیا؟

کیا ہُوا گیتی میں میں ہردم رہا گر بدنصیب
داوِ اُلفت میں اسی بے پیر سے ہاؤنگا کیا؟

دارُوئے دردِ گناہاں کون ہے غیرِ مسیح
فاسقوں کو داغِ دل اپنے میں دکھلاؤنگا کیا؟

مایۂ دل ہدیۂ عیسےٰ میں کب سے کرچکا
عشقِ کوہِ کلوری سے اب میں پچھتاؤنگا کیا؟

قسمتِ ہستی سپردِ دستِ عیسےٰ ہوچکی
اہلِ دُنیا کی نظر میں اب بھلا بھاؤنگا کیا؟

سنگِ کوہِ کلوری پر دل مرا قائم جو ہے
مثلِ بالو۔ لہرِ کلفت سے میں بہ جاؤنگا کیا؟

ہے درِ ابنِ خدا میرے لئے ہردم کھلا
حلقۂ زنجیرِ در اوروں کا کھڑکاؤنگا کیا؟

حشر تک صادق رہونگا محوِ حمدِ ناصری
طعنۂ اغیار سے خاموش ہوجاؤنگا کیا؟

غزل

ہُوا ہے جب سے سودا مجھ کو عالم میں مسیحا کا
تصوّر دل میں رہتا ہے مرے ہردم مسیحا کا

کسی کو کیا خبر کیسا مزا ملتا ہے فرقت میں
دلِ محزوں کو شادی سے ہے بڑھکر غم مسیحا کا

بشر کے واسطے ذلت سہی اور دکھ اُٹھایا تھا
نہیں ممکن کہ احساں بھول جائیں ہم مسیحا کا

ستایا موذیوں نے جب طمانچے مارے ہنس ہنس کر
مزاجِ اقدس ہُوا نہ مطلقاً برہم مسیحا کا

شریروں نے کیا مصلوب ناحق ایسے محسن کو
کرونگا حشر تک رو رو کے میں ماتم مسیحا کا

نکلکر آگئے باہر ہزاروں مُردے قبروں سے
گنہگاروں کی خاطر جبکہ نکلا دم مسیحا کا

حضوری میں خدا کی روز و شب جمتا بیٹھے ہیں
ہُوا رتبہ نہ مرنے سے بھی مطلق کم مسیحا کا

بیاں ممکن نہیں ہوتا کسی سے اُس مسرت کا
کہ جب دیکھینگے جلوہ حشر میں مریم مسیحا کا

جو کام اُن سے ہُوا ہرگز کسی سے ہو نہیں سکتا
اسی سے ہم تو ہر لحظہ ہیں بھرتے دم مسیحا کا

گناہوں سے جو دل میں ہوگئے ناسور پیدا تھے
وہ بالکل بھرگئے اکسیر ہے مرہم مسیحا کا

دکھا مہجور کو وہ دن الٰہی اپنی رحمت سے
نظر آئے جہاں میں ہر طرف پرچم مسیحا کا

ایچ۔ کے۔ ہربرٹ مہجور۔

مولوی اور پنڈت دونوں کا منہ بند

پادری سُلطان محمد خاں اور پادری عبدالحق صاحبان نے پنجاب میں قبل ازیں محمدی عُلماء اور آریہ پنڈتوں سے مباحثے کر کے ایسی کامیابی حاصل کی ہے کہ تمام صوبہ میں دھوم مچگئی ہے۔ جس کا نہایت ہی تھوڑا سا ذکر نور افشاں میں ہوتا رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کثرت سے آپ کے مباحثے اِدھر اُدھر ہوتے رہے اور ہوتے رہتے ہیں اور اُن کے متعلق مسیحی اخبارات میں کبھی خبر تک نہیں نکلتی۔ چنانچہ ہمیں پادری سُلطان محمد خاں صاحب کا ایک مکتوب گرامی ابھی ابھی موصول

ہُوا ہے۔ جس میں مندرجہ صدر ہر دو اصحاب کے علاوہ پادری ونگنٹن صاحب کی آریوں سے معرکہ کی بحث کا مذکور ہوا ہے۔ پس ہم مکتوب ہذا کے ضروری اقتباس ناظرین کرام کی خاطر درج ذیل کرتے ہوئے مسیحی صحاب سے عرض کرتے ہیں کہ جب کوئی ایسی بحث ہو اس کا اجمالی تذکرہ نور افشاں میں ضرور درج کرا دیا کریں۔ پادری صاحب کی تحریر نہایت ہی مختصر ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"میں ۱۱ اکتوبر شاہدرہ متصل دہلی اور ۱۲ تا ۱۴ کو غازی آباد کے بشارتی جلسوں میں گیا ہوا تھا۔ ان دونوں جگہوں میں خُدا کے فضل سے بے حد کامیابی ہوئی۔ شاہدرہ میں اصلاح المسلمین کے پریذیڈنٹ صاحب میرے مقابل میں تھے۔ اور خود انہی کی خواہش پر مسئلہ تحریف پر اس خوبی سے بحث ہوئی کہ وہ سراسر ساکت ہو گئے۔ غازی آباد میں دہلی کے مدرسہ تائید الاسلام کے زبردست فلسفی مولوی محمد لکھوکی صاحب نے مسئلہ تثلیث پر بحث کرنا چاہی۔ میں نے اُن کے چیلنج کو منظور کر لیا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ اُن کو ایسی شکست ملی جو آج تک کسی مولوی کو نہ ملی ہوگی۔ یعنی اُنہوں نے اپنے منہ سے اقرار کیا کہ میں خدا کو ذی جہات مانتا ہوں۔ اور یہ کہ خُدا کے علاوہ اور بھی قدیم ہیں۔ ان کی اس شکست سے تمام مُسلمانوں کا چہرہ فق تھا۔ پادری عبد الحق صاحب اس شخص کی بیحد تعریف کرتے تھے ان دونوں جگہوں پر ہم تین اصحاب تھے۔ یعنی پادری ونگنٹن صاحب پاسٹر ایم۔ ای چرچ بریلی جو بے حد فاضل اور لائق شخص ہیں۔ ان سے ملکر مجھ کو بے حد خوشی حاصل ہوئی اور آریوں کے ساتھ معرکہ کا مباحثہ کیا اور ہمارے دوست فاتح قادیان (پادری عبد الحق صاحب) اور مکترین۔

غازی آباد میں فاتح قادیان نے کمال کیا یعنی رام چند دہلوی کا منہ جو آریوں میں مشہور مباحث ہیں قدامت مادہ میں ایسا بند کیا کہ شاباش۔ میں ۲۴ نومبر کو انشاء اللہ تعالیٰ گوجرانوالہ جا رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ سے اور سب احباب سے ملاقات ہوگی تصحیف التحریف چھپ رہی ہے یا نہیں۔ برادرم درحقیقت یہ بیکتا کتاب ہے۔ اس کی اشاعت میں عجلت کیجئے"۔ سلطان ۲۲ ناظرین کرام۔ دیکھئے مسیح کے ان خُدام پر روح القدس کی ایسی برکت ہے کہ غیر مذاہب کے سرآمدہ مناظرین و معترضین ان کے رو برو خاموش رہ جاتے ہیں۔ پادری سلطان محمد خاں صاحب نے سیالکوٹ میں احمدیوں کو اور اب پریذیڈنٹ صاحب انجمن اصلاح المسلمین کو دعویٰ تحریف بائبل میں بالکل خاموش کرا دیا۔ آپ نے مسلمانوں کے اس اعتراض کی تردید میں کہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی ہے ایک کتاب بنام تصحیف التحریف حال ہی میں تیار کی ہے جو کہ زیر طبع ہے۔ اس میں قرآن شریف اور آنحضرت قدیم سربرآوردہ علماء کے اقوال سے صاف صاف ثابت کر دیا ہے کہ بائبل نہیں بدلی اور نہ قرآن میں خدا نے اور نہ احادیث میں محمد صاحب نے کبھی ایسا کہا مُسلمانوں کو اپنی کے مُنہ سے قائل کرا دینے والی کتاب ہے۔ اور اس مسئلہ پر زمانہ حال کے زبردست مولوی صاحبان کے اعتراضوں کو بھی نہایت عمدگی سے اُڑا دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسلمان جب تک قرآن اور احادیث کو مانتے رہینگے ہرگز یہ نامعقول بات منہ سے نہیں نکال سکینگے کہ بائبل بدل چکی ہے۔ فائدہ عوام کی خاطر ہم نے قیمت صرف ۸ رکھی ہے۔ ۵ کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔

چونکہ جناب سُلطان المناظرین صاحب پنجاب میں ۲۴ نومبر کو تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا ہم مسیحی انجمن بشارت لاہور کے کارکنوں سے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو ہر سہ پادری صاحبان کو بلا کر لاہور میں غیر مسیحیوں کے لئے وعظ کرائیں۔ معلوم ہُوا ہے کہ آریوں کا ایک مشہور مناظر قدامتِ مادہ پر بحث کرنے کے لئے تیار ہے۔ شدھی کا جوش ہے ۔

من از ہمہ رویت گفتم تو ہم خود فکر کن باے
خرد از بہر ایں روز ست لے دانا و ہشیار ے

پنجاب میں صنعت و حرفت کی ترقی

نئے صنعتی کارخانوں اور درسگاہوں کا قیام

(تازہ ترین رپورٹ)

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کی صنعتی حالت بتدریج روبہ اصلاح ہے۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل نئے کارخانے جاری کئے گئے۔

نام کارخانہ	نام مقام
آٹے اور تیل کا کارخانہ	سونی پت
اون کو کاتنے کے قابل بنانے کا کارخانہ	پانی پت
تیل کا کارخانہ	لودھیانہ
دیاسلائی کا کارخانہ	شاہدرہ
تیل کے دو کارخانے	لاہور
الومینیم کا کارخانہ	گوجرانوالہ
چینی کا کارخانہ	امرتسر
تیزاب کا کارخانہ	امرتسر
تیل کا کارخانہ	دینانگر ضلع گورداسپور

ان کارخانجات کے علاوہ روئی اوٹنے کے کارخانے اور چھوٹی فیکٹریاں بڑی تعداد میں کھول گئی ہیں۔

(دیکھو صفحہ ۱۱)

نورافشان

مطبوعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء

نولکھا لاہور پلپٹ

انسانی فطرۃ کی نیرنگیاں

اسموئیل ۲۸: ۵۳

پاسٹر صاحب نے کلام کے اس حصہ پر جن الفاظ میں وعظ فرمایا ہم ان الفاظ کو دہرا نہیں سکتے۔ ہم آپ کے جملہ خیالات کو ناظرین کرام کے روبرو پیش کر سکتے ہیں اس میں کلام نہیں کہ آپ کے وعظ کا لطف وہی اصحاب اُٹھا سکتے ہیں جو گرجے میں حاضر ہو کر نہایت غور و توجہ سے آپ کے کلام کو سُنتے اور اُردو زبان کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ تو بھی ناظرین کرام کے فائدے کے لئے ہم ذیل میں اپنے الفاظ میں آپ کے وعظ کا خلاصہ مطلب پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری سماعت اور تفہیم میں آیا تھا۔

انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ جو فرائض و واجبات دوسروں کے فرض کا جزو بناتا ہے۔ اُن سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کر لیا کرتا ہے۔ والدین بچوں کے لئے قاعدے قانون مقرر کرتے وقت۔ استاد شاگردوں کے لئے قواعد تجویز کرتے وقت۔ ناصح نصیحت کرتے وقت۔ بادشاہ رعیت کے لئے قانون بناتے وقت ہمیشہ اپنے آپ کو مستثنیٰ رکھتے آئے ہیں۔ اسی تقاضائے فطرۃ کے موافق ساؤل بادشاہ نے اپنے آپ کو مستثنےٰ کیا۔ جس بُرائی کا وہ پیشتر خود سد باب کر چکا تھا اور شریعت موسوی کے موافق کر چکا تھا (ملاحظہ ہو خروج ۲۲: ۱۸ و احبار ۱۹: ۳۱ و ۲۷،۲۰ و استثنا ۱۸: ۱۰-۱۱) بروقت ضرورت اس نے خود اس بُرائی کا ارتکاب کر کے آپ اپنے لئے پسند فرما لیا۔ اُس نے خود شائع شدہ قانون مُلکی کی اطاعت کرنے سے آپ کو مستثنےٰ کر لیا۔ بنی نوع انسان کے ذی اقتدار اصحاب کے طرزِ عمل میں یہی خامی ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔ جس کے خوفناک نتائج کو بے گناہ و بے قصور لوگ بھگتتے چلے آئے ہیں۔

یہاں پر اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب ساؤل بادشاہ نے اپنے آپ کو مستثنےٰ کیا تھا تو اُسکی ضمیر مر نہیں گئی تھی بلکہ زندہ تھی۔ پر ساؤل کی خودی کے مقناطیسی پتھر نے اُسے اپنی طرف جھکا لیا تھا۔ اس حقیقت کو آپ نے ایک مثال سے خوب واضح کیا۔ آپ نے فرمایا کہ

دو بادشاہوں میں جنگ ہو رہی تھی۔ ایک مقابل کے بادشاہ نے اپنی فوج کی کمک کے لئے جو سمندر پار مخالف سے لڑ رہی تھی فوج روانہ کی۔ وہ فوج جہاز پر سوار ہو گئی۔ لیکن اُس فوج کا اعلیٰ افسر دشمن کا طرفدار تھا۔ جہاز روانہ ہو گیا۔ راستہ میں بیوفا جرنیل نے اپنے ماتحت افسروں سے کہا کہ ہم کو دشمن سے لڑنا نہیں چاہئے۔ ماتحت افسر اپنے بادشاہ کے نہایت وفادار تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم تو دشمن سے ضرور لڑینگے۔ جرنیل نے جب تمام فوج کو اپنے ارادہ پر مصر پایا تو وہ جہاز کے اُس خانہ میں گیا جس میں قطب نما دھرا تھا۔ اُس جرنیل کے پاس مقناطیسی پتھر تھا اُس نے اُسے قطب نما کے مقابل کسی جگہ اِس طرح چھپا کر رکھ دیا کہ قطب نما کی سوئی کا رُخ اس بادشاہ کے ملک کے ایک بندر کی طرف ہو گیا جسے جرنیل دوست رکھتا تھا۔ جہاز رانو کو اس بات کا مطلق پتہ نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند روز کے بعد جہاز دشمن کے بندرگاہ پر جا لگا اور تمام فوج بے خبری میں دشمن کے قبضہ میں آگئی۔

یہی حال انسانی ضمیر کا ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک انسان کی زندگی کا قطب نما ہے۔ مگر جب انسان کی خودی کا مقناطیسی پتھر اُس کے آگے رکھ دیا جاتا ہے۔ تو ضمیر نامی قطب نما کی سوئی خودی کی کشش سے اصل رُخ کو چھوڑ کر خودی کی طرف گھوم جاتی ہے۔ اور انسان ناحق کو حق خیال کر کے وہ کام کرنے لگتا ہے جو در اصل بُرا ہوتا ہے۔

یہ انسان کی فطرۃ کا جعل و فریب ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ انسان قانون عامہ کی متابعت کرنا اپنی سعادتمندی خیال کرے۔ وہ اپنے آپ کو مستثنےٰ بنانے سے باز رہے۔ اس کے نتائج خطرناک ہیں۔ ساؤل نے اپنے آپ کو مستثنےٰ بنایا۔ خود برباد ہوا باقی ہزار ہا ہزار اسکی بربادی کا باعث بنا۔

نورافشان کا کرسمس و نوروز نمبر

ہم اپنے معزز مسیحی شعراء اور نامہ نگاران نورافشاں کو یاد دلاتے ہیں کہ بفضل خدا عید ولادت مسیح اور عید نوروز قریب آرہی ہیں۔ تمام مسیحیوں نے ملکر خوشی کرنا ہے۔ خدا کی حمد و ستائش میں مشغول ہونا ہے۔ کیا آپ بذریعہ نورافشاں خدا کی حمد و تعریف کے نے مسیحیوں کو نئے گیت اور نئے پیغام نہ دینگے؟ کیا آپ خداوند کی آمد کی خوشی اور شادمانی میں نہ گائینگے اور اُس کی تشریف آوری کی مسیحی دنیا کو بشارتیں نہ سنائینگے؟ آپ بیت لحم کی سرائے کے چرنی نشین بچہ کا خیال فرمائیں بیت لحم کے گڈریوں کی رویا کی طرف پھر متوجہ ہوں۔ چرنی اور رویا کی جمالی اور جلالی کیفیت

Mohan Lal

پر نظر ڈالیں۔ ابن داؤد کی تشریف آوری پر آسمانی فرشتوں کے گیت سُنیں۔ اس خوشی وشادمانی کا اپنے نظمی ونثری کلام میں نقشہ کھینچیں۔ جو بیت لحم کے چوپانوں کو رویا دیکھنے اور مسیح موعود کی چرنی میں زیارت کرنے کے بعد حاصل ہوئی تھی۔ اس موعودہ بچہ کی پست حالی اور اقبالمندی کی تصویر تیار کریں۔ اس میں وہ تمام رنگ بھر کر دکھائیں جو اُس کی ذات وشخصیت میں ظاہر ہوئے تھے۔ بیت لحم کے میدان کی رویا کے نور کو تمام دنیا پر چمکا دکھائیں۔ نور افشاں آپ کے پیغامات وجذبات کی اشاعت کے لئے موجود ہے۔ اس کا کرسمس و نوروز نمبر ابھی سے ہر دو عیدوں کی خوشی کے اظہار کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ ہم دیکھینگے کہ ہمارے اہل قلم دنیا کے نجات دہندہ کی آمد کی کیا تفسیر وتشریح کر کے اپنے غیر مسیحی بھائیوں کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ خدا ہم سبھوں کی ہدایت ورہنمائی فرمائے۔ آمین

نور افشاں کے الہ آبادی دوست

مقام شکر ہے کہ مرحوم ومغفور مولنا نصیر الدین نصیر گرناوی کی وفات سے جو کمی نور افشاں کی نور افشانی میں ہوگئی تھی اُسے پورا کرنے کے لئے خدا نے تین مسیحی شاعر اور کھڑے کر دیئے ہیں جو اپنے اپنے نظمی کلام سے اوراق نور افشاں کو زیب وزینت دیتے رہینگے۔ یہ ہر سہ صاحبان آجکل الہ آباد میں تشریف فرما ہیں۔ جن میں سے پادری گارڈنر صاحب کے نام نامی سے ناظرین کرام مدت سے واقف وآگاہ ہیں۔ ایک عرصہ تک صاحب ممدوح بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا رہے۔ پر خدا کا شکر ہے کہ اُس نے اپنے خادم کو صحت وشفا دیکر اپنی حمد وثنا میں پھر بلوایا ہے۔ جن کے کلام کا ایک حصہ نور افشاں کی اشاعت ماقبل میں نذر ناظرین کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ناظرین کرام کو اس قدر پھر یاد کرا دینا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ایل صادق صاحب ایم۔اے۔پی ایچ ڈی بھی آجکل الہ آباد ہی میں مقیم ہیں جو نور افشاں کے زبردست ناز بردار ہیں۔ ان صاحبان کے ساتھ ہی مسٹر ایچ کے سربرٹ مہجور صاحب کا بھی ذکر خیر کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں۔ کہ آپ کو بھی فن شاعری میں معقول دخل ہے۔ جن کے کلام کے ایک حصہ کو اسی نمبر میں شائع کرتے ہیں۔ بفضل خدا آپ بھی الہ آباد میں ہی مقیم ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ نور افشاں کے الہ آبادی دوست اپنے نظمی کلام معجز نظام سے اوراق نور افشاں کو ضرور روشن ومنور فرماتے رہینگے۔ عرصہ قلیل کے بعد مولنا مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد الہ آبادی دوستوں کے ہمنوا ہو جائینگے اور نور افشاں کی کرنوں میں بجلی کی سی چمک دمک پھر پیدا ہو جائیگی۔ اگر حضرت منت بھی کہیں چھپا پڑے تو لاریب نور افشاں نور علےٰ نور بنجائیگا۔ خدا نور افشاں کے دوستوں کے مراتب بلند فرمائے کہ وہ اپنی خداداد لیاقتوں کا اسی کے جلال کے لئے اظہار فرماتے رہیں۔

تصحیح

گذشتہ نمبر نور افشاں کے صفحہ ۲ پر کالم اول سطر ۱۶ کا فقرہ "قبیل گروہ اور غیر جماعت" کی بجائے "قلیل گروہ اور غریب جماعت" پڑھنا چاہیے۔

پریزیڈنٹ اور جنرل سکریٹری این۔ایم۔ایس کی طرف سے خاص درخواست

ہند کی جملہ کلیساؤں کے پاسٹروں سے این۔ایم۔ایس کی جملہ شاخوں کے سکریٹریوں سے اور این۔ایم۔ایس کے جملہ دوستوں سے مستعدی کے ساتھ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۸ نومبر کے اتوار کو این۔ایم۔ایس کے کام کے لئے مفید بنانے میں سرگرم کوشش فرمائیں۔

یہ تجویز پیش کی جا چکی ہے کہ ۸ نومبر کے اتوار کے روز جو وعظ وسرمن سنائے جائیں اُن میں این۔ایم۔ایس کے کام کا خاص طور سے ذکر کیا جائے اور اس روز کا چندہ سوسائٹی مذکور کے کام کی مدد کے لئے لیا جائے۔

یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ ہر ایک مسیحی جماعت کے ممبر وشریک سے کم از کم ایک آنہ فی مسیحی چندہ وصول کرنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ یہ چندہ ہند کی تمام مسیحی آبادی سے وصول ہو جو سوسائٹی کی بیس سالہ زندگی کی یادگار ہوگا۔

سوسائٹی کے کام سے زیادہ آگاہی چاہنے والے اصحاب کو چاہئے کہ وہ سوسائٹی کے لٹریچر کو این۔ایم۔ایس دفتر مدراس سے منگا کر مطالعہ فرمائیں۔

بطور عطیات وچندے جو سوسائٹی کے کام کے لئے وصول کئے جائیں وہ آنریری خزانچی مسٹر جے سبرامانیم ٹوس این۔ایم۔ایس آفس ویپری مدراس کے نام روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

آر۔ سراج الدین پریزیڈنٹ۔ آر۔ اے کبھادر لے بی ملگرچی
جنرل سکریٹری

ہند میں مشہور مبشر ڈاکٹر جے۔ بی عیلی کی تشریف آوری

ناظرین نور افشاں کی اور جملہ مسیحی جماعتوں کی آگاہی کے لئے ہم ذیل میں ڈاکٹر جے۔ بی۔ عیلی کی ہند میں تشریف آوری کی خبر درج اخبار کرتے ہیں۔ آپ زمانہ ماضی قریب میں ہند میں مشنری رہ کر ملک امریکہ تشریف لے گئے تھے جہاں پر آپ مبشر کی خدمت نہایت خوبی سے انجام دیتے رہے۔ ایک مدت کے بعد ڈاکٹر موصوف ۲۳ اکتوبر کے روز بمبئی بندرگاہ پر تشریف فرما ہو کر ایک دم ہندوستان میں بشارت انجیل کا کام شروع کر دینگے۔

ڈاکٹر عیلی امریکہ کے ایک مشہور و مسلمہ مبشر ہیں۔ آپ نے اپنی خدمات سے امریکہ کی کلیساؤں اور مسیحی گروہوں میں حیرت انگیز کام کیا ہے۔ آپ کے وسیلے سے وہاں کے مسیحیوں میں خدا نے بڑی تروتازگی اور بیداری پیدا کی ہے۔ آپ کی ۲۰ سال کی لگاتار بشارتی خدمات اور اس کے نتائج نے آخر کار آپ کو شہرت و ناموری کے اس رتبہ پر پہنچا دیا کہ جس پر چارلس جی فنی اور ڈی۔ ایل موڈی پہنچ چکے تھے۔ آپ کے نام کے ساتھ امریکہ کے بڑے بڑے لوگوں کی۔ امریکہ کی بڑی جماعتوں کی اور امریکہ کے بڑے بڑے رہنماؤں کی تائید و تصدیق وابستہ ہے۔ پس جب ہم ناظرین کرام کے روبرو ڈاکٹر جے۔ بی عیلی کا نام نامی و اسم گرامی پیش کرتے ہیں تو محض کسی ستائش خوانی کی غرض سے نہیں کرتے۔ بلکہ ہم ایک ایسی بزرگ ہستی کے ہند میں تشریف لانے کی خبر دینے کے لئے پیش کرتے ہیں جو اہل ہند کے لئے ایک خاص پیغام کے ساتھ آئی ہے آپ کا پیغام کلام اللہ کی بشارت سے متعلق ہوگا۔ ڈاکٹر عیلی کی پھر ہند میں تشریف آوری کے لئے ہم یونائیٹڈ چرچ ان انڈیا کی بشارتی کمیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

پادری اے۔ جی میگاڈ صاحب کی طرف سے

تمام مسیحیوں اور مسیحی جماعتوں سے اول تو یہ درخواست کی گئی ہے کہ ہندوستان میں جو مسیحی جماعت ڈاکٹر عیلی کی بشارتی خدمات سے فائدہ اُٹھانا چاہے۔ وہ آپ کی بُلاہٹ کی درخواست پادری اے۔ جی میگاڈ ایٹہ یو۔ پی کے پاس روانہ کرے۔

دوم۔ یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ مسیحی اور جملہ مسیحی جماعتیں ڈاکٹر عیلی کے لئے اور آپ کی ہندی خدمات کے لئے خدا سے دُعا کرتی اور اُن پر برکت مانگتی رہیں کہ اُن سے اور اُن کی خدمات سے ہند میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ ناظرین مانگو کہ تمہیں دیا جائیگا۔ کھٹکھٹاؤ کہ تمہارے لئے کھولا جائیگا۔

دسویں صدی کے مسلم خلفا کا مسیحیوں کے محافظ و نگہبان ہونے کے متعلق ایک عہد نامہ

سٹیٹسمین مطبوعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں مسلم ٹائمز "ٹینتھ سینچوری چارٹر فار کرسچینز" کی ذیل میں لنڈن ۱۲ اکتوبر کی حسب ذیل خبر شائع فرمائی ہے جو ہند کے مسیحیوں اور مسلمانوں کی خصوصاً دلچسپی کا باعث ہے۔ سٹیٹسمین لکھتا ہے۔

ڈاکٹر منگانا جو کہ مینچسٹر رائی لینڈ لائبریری کے اسسٹنٹ محافظ ہیں۔ جنہوں نے تھوڑے دن ہوئے کہ قرآن کا سریانی ورشن دریافت کیا تھا۔ اُنہوں نے ابھی تھوڑے دن گذرے کہ ایک تازہ تحریر دریافت کی ہے جس نے اتفاقیہ یہ بات ثابت کر دکھائی کہ مسلمان مسیحیوں کے محافظ تھے

یہ تحریر اس وثیقہ کا ترجمہ ہے جو خلیفہ بغداد مکتفی دوم نے عیسائیوں کی محافظت کے لئے لکھا تھا۔ یہ عیسائی نسطوریین کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے۔ جو ۱۱۳۸ء میں موجود تھے۔ یہ وثیقہ یا عہد نامہ مقفیٰ و مسجع نثر میں لکھا ہے۔

اس وثیقہ یا عہد نامہ میں مذکور ہے کہ مکتفی خلیفہ بغداد نے مسیحیوں کی محافظت کا جو یہ وثیقہ یا عہد نامہ لکھا ہے وہ پیشتر کے خلفائے بغداد کے طرز عمل کی پیروی میں لکھا ہے جس سے صفائی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خلفائے بغداد زمانہ قدیم سے اپنے آپ کو مسیحیوں کے محافظ و نگہبان سمجھتے تھے۔

روغنی جھوٹ

اس سے پیشتر کہ ہم روغنی جھوٹ کی انسانی خصلت و سیرت پر۔ اس کے طریق عمل پر دلالت کریں۔ ایک اور لفظ کو ناظرین کرام کی آگاہی میں لانا مناسب خیال کرتے ہیں۔ جو انسانی کیرکٹر کی ترجمانی کرتا آیا ہے یا کر سکتا ہے اسے

ملمع کاری کہتے ہیں

ملمع کاری انسانی صنعت و فن کے ایک خاص ہنر کا نام ہے۔ جس میں کم قیمت دھاتوں پر قیمتی دھاتوں کا پانی پھیر کر اہل ہنر کم قیمت دھات کو قیمتی دھات کے بھاؤ بیچتے آئے ہیں۔ انگریزی زمانہ سے پیشتر بلکہ انگریزی زمانہ کے ابتدائی

ایام میں ملک بنبہ کے ٹھگ۔ اس ہنر سے بے خبر لوگوں کو خوب لوٹا کرتے تھے۔ اس ہنر سے اب تک سادہ لوح نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ملمع کاری میں کم قیمت دھات پر سونا چاندی کی گمگٹ کر کے ایسا آب دار اور چکیلا بھڑکیلا بنا دیا جاتا ہے کہ اس کی چمک دمک کے آگے اصلی دھاتوں کی چمک دمک بھی مات ہو جاتی ہے۔ ملمع کاری انسان کی اعلیٰ عیاری و مکاری کی ترجمانی کرنے کے لئے نہایت عمدہ مثال ہے۔ اس کے سوا انسان کی بدخصلت کے اظہار و بیان کے لئے ایک اور حیلہ بھی موزوں کیا جا سکتا ہے۔ جیسے

"سیاہ باطن صداقت" کہا جاسکتا ہے

"روغنی جھوٹ" اور "ملمع کاری" کا دوسرا نام "سیاہ باطن صداقت" ہے۔ یہ تمام الفاظ انسان کے قول و فعل کے دجل و فریب کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسے روغنی برتن اپنی نمائش میں کچھ اور اپنی اصلیت میں کچھ ہوتے ہیں اور جیسے ملمع کاری کی چیزیں اپنی ظاہری نمائش میں کچھ اور اصلیت میں کچھ اور ہوتی ہیں۔ ویسے ہی سیاہ باطن صداقت کا ظاہر نہایت چکیلا اور بھڑکیلا پر باطن سراسر تاریکی ہوتا ہے۔ اس کے ظاہر میں سچائی اور صداقت کی تیل سی آب ہوتی ہے جس میں بلا کی چمک دمک ہوتی ہے۔ وہ نادانوں اور سادہ لوحوں کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کر دیتی ہے۔ ان کی عقل و فکر پر جادو کا اثر کر جاتی ہے وہ بیٹھے بٹھائے مسمرائز ہو کر اہل صنعت کے زیر غلام بنجایا کرتے ہیں وہ انہیں اپنا پیر و مرشد بلکہ اپنا رہبر و رہنما سمجھ لیا کرتے ہیں

پھر وہ ایسی جگہ مرا کرتے ہیں۔ جہاں ان کو پانی نصیب نہ ہو۔

روغنی جھوٹ کو سفید جھوٹ بھی کہا جاسکتا ہے

انسان کی صنعت داغی جھوٹ کو مختلف رنگ دینا ایک اعلیٰ ہنر خیال کرتی ہے۔ پر سیاہ جھوٹ کی سطح پر سفید ملمع سے سفید بنا دکھانا انسانی فطرت کا اعلیٰ کرشمہ خیال کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس ... کی ظاہری نمائش عام پسند ہو جاتی ہے۔ چونکہ لوگ سفید رنگ کو سچائی کا قدرتی رنگ خیال کر کے سفید جھوٹ کو آسانی سے سچائی یقین کر لیتے ہیں۔ اور روغنی جھوٹ سازکر صداقت مجسم خیال کر لیتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے زمانہ میں سفید جھوٹ کی صنعت زیادہ ترقی پر ہے۔

روغنی جھوٹ کے ضمن میں جو کچھ ہم نے بیان ہے وہ تماما کہاں "گندم نمائی جو فروشی" کی انسانی خصلت و سیرت کی توضیح میں بیان کیا ہے۔ یہ خصلت و سیرت انسانیت کا نہایت بڑا داغ ہے۔ بادیان مذاہب نے اس لعنت کو انسانی خصلت و سیرت سے دور کرنے کی کمال کوشش کی۔ مگر انسانی جبلت و فطرت کا یہ داغ فی زمانہ بہت کم لوگوں سے دور ہوا ہے۔ جہاں فدایاں مذاہب نے اس داغ کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کی۔ وہاں مذاہب کے دشمنوں اور منافقوں نے روغنی جھوٹ سازی میں ترقی کر کے خالص سچائی و صداقت کو ہمیشہ مشتبہ کرنے کی سر توڑ کوشش کی۔ ہمارے زمانہ میں تو روغنی جھوٹ سازی ہی انسان کی لیاقت و قابلیت کا امتیازی طرہ بنی جاتی ہے۔ خالص سچائی و صداقت

پسند اصحاب قدیم زمانہ کے اثر سمجھے جاتے ہیں ہمارا زمانہ مصنوعات کا زمانہ ہے۔ اس وجہ سے مصنوعی حق و باطل کی صنعت زوروں پر ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ معیار صداقت کھو بیٹھے ہیں۔ وہ روغنی جھوٹ کی چمک دمک پر ایسے فریفتہ ہو چکے ہیں کہ روغنی جھوٹ کو ہی معیار صداقت بنا بیٹھے ہیں، ہر ایک بشر کی مسلمہ صداقت ہی دوسروں کی مسلمہ صداقت سے مختلف ہے۔

ایسے حالات میں خالص حق پسند کا حق کو پانا اگر محال مطلق نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔ (باقی باقی)

کامیابی کا پہلا زینہ

دنیا میں ہر ایک مخلوق کامیابی کا متلاشی ہے۔ خصوصاً ہر ایک انسان تو اس کا دلدادہ ہے اور دنیاوی انسان اپنے اپنے خیال و پسند کی چیزوں کو ڈھونڈتا پھرتا ہے اور وہ مزید تلاش اور اکمل توجہ اور تیاری سے تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت جلدی اپنے مطلوب کو حاصل کر لیتا ہے۔ اکثر اوقات آپ نے دیکھا ہوگا کہ دنیاوی انسان علم کا متلاشی ہے۔ کوئی ہنر اور عقل کا۔ کوئی عزت اور مرتبہ کا۔ کوئی شہرت اور ناموری کا اور کوئی حق کا متلاشی ہے غرضیکہ دنیا میں تلاش کامیابی ہر ایک بشر کا مشغلہ بنتہ ہے۔ وہ اس دنیاوی کامیابی کی تلاش کرتے کرتے ختم ہو جاتے ہیں مگر وہ اصلی اور حقیقی کامیابی کے زینے کی طرف بھول کر بھی اپنا

رُخ نہیں کرتے۔ شاید آپ لوگ خیال کرینگے کہ کامیابی سوا وہ کونسا زینہ ہے جسکی ہم پروا نہیں کرتے اور نہ اُسکی طرف اپنا رُخ کرتے ہیں۔ آپ نے بہت دفعہ اُس زینہ کا حال سُنا ہوگا اور شاید ہاتھ بھی لگایا ہو مگر محسوس نہیں کیا۔ شاید اپنا قدم بھی اس کے پہلے (ڈنڈا) یا حصہ پر رکھا ہوگا۔ سو وہ زینہ میں ناظرین کی نذر کرتا ہوں آج ہی آپ اس کے متلاشی ہوں اور صدق دل سے اُس کا راستہ تلاش کریں۔ وہ زینہ آپ کو مقدس یوحنا کی انجیل کے تیسرے باب میں ملیگا۔ وہاں ایک متلاشی نوجوان کا ذکر آپ کو ملیگا۔ باوجودیکہ وہ ایک یہودی معلم تھا اور اصولات مذہبی و کُتب سماوی سے آشنا تھا پھر بھی وہ کامیابی کے زینہ کا متلاشی ہے۔ وہ زینہ کی تلاش کرتا ہے اور ایک رہنما اس کو مل جاتا ہے جس کا ذکر اُس نے اکثر دفعہ سُنا ہوگا وہ قومی ڈر کی وجہ سے رات کے وقت اس رہنما کے پاس جاتا ہے۔ جو دنیا میں نہایت اعلےٰ اور افضل حقیقت کے ساتھ آیا۔ اور ایک سوال سے اپنی آرزو کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف اُستاد ہو کر آیا کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا۔ جب تک خدا اس کے ساتھ نہ ہو۔ تب رہنما اس کی رہنمائی کے لئے فرماتا ہے کہ جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے رستہ تلاش کرے۔ اور پھر زینہ لگانے سے بادشاہت کو دیکھ سکتا ہے تو نوجوان نے اشتیاق بھری نگاہوں سے اور تمسخر آمیز انداز سے سر ہلایا اور کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آدمی جب بوڑھا ہو گیا کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا سکتا ہے۔ مگر مسیح خداوند نے کہا کہ کل مصائب اور تمام تفکرات کو چھوڑ کر جب تک آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ مسیح نے پوچھا تمہارے پاس اس کامیابی کے حصول کچھ زادِ راہ بھی ہے۔ اس وقت یہودی نوجوان نے نہایت فخر اور غرور سے پشتارہ آمادہ کر مسیح کے آگے رکھ دیا ہوگا۔ اور ہر ایک چیز نکال کر بتاتا جاتا ہوگا۔ کہ یہ دیکھو سچائی ہے اور یہ ایمانداری ہے۔ یہ محنت اور قابلیت ہے۔ کیونکہ وہ اُن کو مذہبی اصولات مانتا تھا۔ مگر مسیح اُستاد اسکو گو یہ کہتا ہے کہ یہ چیزیں کامیابی کی منزل تک پہنچنے کیلئے کافی اور وافی نہیں۔ مگر وہ سمجھتا ہے کہ یہ خزانہ کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لئے کافی اور مفید ہے۔ مگر مسیح خداوند اُسکو کہتا ہوگا کہ اے سادہ لوح مذہب۔ قابلیت ایمانداری سے زینہ کامیابی تک پہنچنا امر محال ہے جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ (باقی باقی)

اللہ دتا گھٹیالوی

بعدالت باوا جگجیت سنگھ سب جج بہادر ترنتارن

سندر سنگھ ولد دولا سنگھ جٹ سکنہ موضع تخت وچاک بنام روڑا

دعویٰ مبلغ ۱۰۰

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ بنام روڑا ولد رحیم بخش ذات ارائیں سکنہ تخت وچاک تحصیل ترنتارن

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے اور مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمراہ لاکر ¹²⁄₂₅ اکو پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں آویگی ۱۶ ⁄ ۱۰ ⁄ ۲۵

آج بتاریخ ۱۶ ⁄ ۱۰ ⁄ ۲۵ کو ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

دستخط حاکم جلیس و مہر عدالت

لائل پور چرچ پلپٹ

ایکبود، ۱سموایل ۴: ۲۱

یا

کہاں ہے حشمت۔ حشمت جاتی رہی

یہ ایک قریب المرگ جوان خاتون ماں کے بیٹے ہونے والے کا نام ہے۔ یہ نام نہایت مایوسی کی حالت میں رکھا گیا تھا۔ اس عورت کو اس کے اپنے جوان خاوند اور اُس کے بھائی کے لڑائی میں مارے جانے اور اُس کے سُسر کی ناگہانی موت اور سب سے بڑھ کر خداوند کے عہد کے صندوق کے لُٹ جانے کی ہولناک خبریں ایک ہی وقت ملیں۔ ایسے وقت میں جبکہ اُس کے جننے کا وقت نزدیک تھا نہایت گھبراہٹ میں ایک بیٹا پیدا ہوا جس سے بجائے خوشی کے سخت رنج پیدا ہوا۔ اُس ماں نے مرتے وقت اُس لڑکے کا نام ایکبود رکھا۔ اس نام میں قوم اسرائیل کی تاریخ میں یاس اور نا امیدی کی کہانی بھری ہے۔ جس سے ہم بھی جو کہ تقریباً آخری زمانہ میں رہتے ہیں سبق سیکھ سکتے ہیں۔

بنی اسرائیل کو اپنے پرانے دشمنوں فلسطیوں کے ساتھ مقابلہ پیش آیا۔ لڑائی میں شکست کھائی۔ ہزاروں جوان میدان جنگ میں کام آئے۔ اپنے ملک میں واپس آکر مشورہ کیا کہ خداوند نے ہم کو فلسطیوں کے سامنے کیوں شکست دی۔ بیشک سوال کا موقع تھا۔ خدا کی خاص قوم ہو کر اگر شکست کھائے تو ضرور کوئی باعث ہوگا۔ آخر قرار پایا کہ خدا کے عہد کے صندوق کو سیلا میں سے اُٹھا کر ساتھ لے جائیں پھر فلسطیوں کے ساتھ مقابلہ ہوا اور لڑائی میں تیس ہزار پیادہ بنی اسرائیل کے کام آئے۔ نہایت بُری

شکست ہوئی۔ حفنی اور فنحاس عیلی کے دونوں بیٹے مارے گئے اور خدا کے عہد کا صندوق لُوٹا گیا۔ اِس تمام ہیں ساری شکست کا سبب بتایا گیا ہے کہ حشمت اسرائیل سے جاتی رہی۔

اس وقت تو اُنہوں نے اس سوال کا جواب کہ ہم نے کیوں شکست کھائی یہی دیا کہ عہد کے صندوق کو ساتھ لے گئے۔ مگر پھر بھی یہ سوال حل طلب ہی رہا آؤ ہم دیکھیں کہ اصل میں کیا باعث تھا کہ حشمت اسرائیل سے کیوں جاتی رہی تھی۔

اوّل اُن کی شخصی زندگیاں بالکل بودی اور کھوکھلی ہوگئی تھیں۔ اُن کی زندگیوں میں مضبوط ایمان اور خدا کی نزدیکی پائی نہیں جاتی تھی۔ خدا اصل میں اُن سے جُدا ہوگیا تھا۔ اُس کا کلام بہت کمیاب تھا۔ اُن کے لیڈروں کی زندگیاں نہایت ہی خراب تھیں حفنی اور فنحاس جو خدا کے پاک گھر میں خدمت کرتے تھے۔ پرلے درجے کے لالچی اور شہوت پرست جوان تھے اور قوم اسرائیل باوجود اس بات کو جانتے ہوئے کچھ نہ کہتی تھی۔ کیونکہ اُن میں کوئی غیرت نہ رہی تھی۔ آج ہمارا کیا حال ہے۔ ہماری جماعتوں میں شخصی زندگیوں کا کیا حال ہے۔ ہم کہاں تک مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں یاد رکھیں ہماری جماعتوں کی طاقت اور کامیابی اُن کے افراد کی زندگیوں پر منحصر ہے۔

دوئم۔ اُن کی عبادت اور ایمان میں پرلے درجے کی ظاہرپرستی اور خودغرضی بھری تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ سیلا میں خدا کے عہد کا صندوق اسی لڑائی کی پہلی شکست کے بعد ہی یاد آیا اور وہ بھی بطور جادو کے استعمال کیا گیا۔ اے اسرائیل تجھے چاہیے تھا کہ تو اپنے کاہنوں اور سرداروں کو ساتھ لے جاتا اور سیلا میں خدا کے حضور گرتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اس سے معافی حاصل کرتا اور پھر تجھے ضرورت نہیں تھی کہ عہد کے صندوق کو ساتھ لے جاتا۔ لشکروں کا خدا خود تیرے ساتھ ہوتا اور تیری فتح ہوتی۔ تو نے اپنی اقبالمندی میں کبھی سیلا کا خیال نہیں کیا پر کیا تُو اپنی قومی مصیبت کے وقت تجھے سیلا کی یاد آنا سوجھی ہے۔

ہم اس فضل کے زمانے میں رہتے ہوئے اس وقت کے بنی اسرائیل سے کچھ کم نہیں۔ ہم اپنی صحت اور تندرستی کے زمانہ میں دُعا اور نماز سب بھولجاتے ہیں جبکہ کام خوب چلتا ہے اور خوب آمدنی ہوتی ہے۔ تب اتوار اور سوموار سب ایک جیسے ہوتے ہیں کلام پڑھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ پر جب چھوٹا بچہ بیمار ہوتا یا خاندان میں مصیبت آجاتی تو دعا بھی مانگی جاتی ہے اور کلام کو پڑھنے کا کچھ وقت نکال لیا جاتا ہے۔ یہ محض خودغرضی کی عبادت ہے۔ حقیقی دینداری نہیں ہے۔ میں نے بارہا کئی گھروں میں بیمار بچوں کے سرہانے دعا مانگی ہے۔ جنکی بابت مجھے یقین تھا کہ تندرستی کی حالت میں کبھی اس گھر میں دُعا نہیں کیگئی۔ ناظرین خدا طلب کرتا ہے کہ ہم ہر حالت میں۔ دکھ و سُکھ میں۔ اقبال و ادبار میں۔ تنگی و فراغت میں۔ رنج و راحت میں اُس کی سچی عبادت میں مشغول رہیں۔ تعجب نہیں کہ خدا جلال نہیں پاتا جبکہ ہماری دینداری بالکل بے حقیقت اور ظاہرداری کی ہے۔ خدا ہندوستان میں قادر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کے لوگ بغیر رُوحانی خوراک اور بغیر زندگی کے پانی کے بلکہ بغیر سانس یعنی دُعا کے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہی دنوں میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ بھائی گھر میں دُعا کیا کرتے ہو جواب ملا کہ ہاں صاحب کھانے پر دعا کرتے ہیں میں نے کہا کہ تعجب کی بات ہے کہ تم کھانے پر کی دُعا پر ہی سارا دین گذارا کرتے ہو۔ تمہاری رُوحانی زندگی اسی واسطے کمزور ہے۔ جب ہماری جماعتوں میں ایسے افراد موجود ہیں جو اپنی باطنی انسانیت میں نہایت ہی لاغر اور ناطاقت ہیں تو کس طرح سے خدا فتحمند اور فتح بخشنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔

سوئم۔ ایک تیسرا سبب اس شکست کا یہ تھا۔ کہ عیلی نے اپنے بچوں کی تربیت مناسب طور پر نہ کی تھی۔ وہ اپنے بیٹوں کو خدا سے زیادہ بزرگی دیتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اُس نے اپنے بیٹے بہت لاڈلے رکھے ہوئے تھے۔ وہ اُن کو خدا سے بھی زیادہ پیار کرنے لگا تھا۔ اُس کی یہ محبت بعد کو بچوں کے لئے زہرِ قاتل ثابت ہوئی۔ جب یہی لڑکے اپنے باپ کی جگہ تعینات ہوئے تو اُن کی شرارتوں اور بدکاریوں سے اور مقدس چیزوں کی بے دفائی کرنے سے خدا کا غضب اُن پر اور اس اُمت پر جس کی وہ خدمت کرتے تھے نازل ہُوا۔

یہاں میں مسیحی ماں باپ سے مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔ آپ غور کیجیے کہ آپ اپنے لڑکے اور لڑکی کو کیسی تربیت دے رہے ہیں۔ کیا آپ اپنے بچوں کو اعلےٰ تربیت دینے کے لئے فکرمند ہیں جو اُن کو اُن کی زندگی کے مقصد تک پہنچانے میں کام آئیگی۔ کیا آپ اپنے بچوں کے لئے اور ان کے ساتھ دُعا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ ماں باپ کی حیثیت میں ان کو آئندہ پُشت کے لئے ایسے لیڈر بنا رہے ہیں جو اس وقت کی مسیحی جماعت کے لئے یا تو برکت کا باعث ہونگے یا لعنت کا۔

اس لڑکے کا نام ایکبود تھا جو کہ بنی اسرائیل کی تاریخ کے اس زمانہ کو ظاہر کرتا ہے جس میں حشمت جاتی رہی تھی۔ اُس گھر میں پیدا ہُوا جس میں دینداری پائی نہیں جاتی تھی۔ اس کا باپ ہرگز

اس عہدے کے لائق نہیں تھا جس پر مامور تھا۔

آج ہزاروں نوجوان اپنی زندگی سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی اوائل عمر میں کیسے گھروں میں پلے تھے۔ اُن کو خاندانوں میں کیسی تعلیم و تربیت ملی تھی اُن کی۔ نیکیاں اُن کی خاندانی زندگی کا نقشہ ہیں جو موقع آج کے دن انہیں حاصل ہیں وہ ہم کو ہرگز نہیں مل سکتے۔ تربیت و تعلیم اور مسیحی رسوخ کی بہترین سہولتیں انہیں حاصل ہیں اگر اس زمانہ میں بھی مسیحی ماں باپ اپنے بچوں کو بہتر تربیت دینے سے غافل رہیں تو وہ اُن کو اکیلیہ بنائیں گے۔

پس ہم اس بات کو یاد کریں کہ ہم مشنری اور انجیلی خدمت سے کیسے روحانی نتیجے پیدا کر رہے ہیں؟ کلیسیا کو جننے کے درد تو ہیں۔ مگر اکیلیہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جو مشنری محنت اور خدمت اور مقصد کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ کلیسیائی افواج شکست خوردہ نظر آتی ہیں۔ وہ بائبل رکھتی ہوئی کامیاب نہیں ہوتی ہیں۔ کیا کلیسیائیں اپنے فرزندوں کی حالت زار پر غور کریں گی؟ خدا کرے کہ کلیسیا اپنے فرزندوں کا نام مناسب رکھے۔ آمین

رنبیر چند

ضرورت

۲/۲

امریکن مشن منٹگمری کو ایک بائبل اُستانی کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ جوان عورت نہ ہو اور پنجابی بولنا جانتی ہو۔ امیدوار پتہ ذیل پر خط و کتابت کرے۔

المشتہر

پادری بی۔ ایل جانسٹن امریکن مشن منٹگمری

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

خبریں

ولیسٹ منسٹر ۸ اکتوبر۔ ڈاکٹر رد رفیلڈ جو برطانوی انڈین نیشنل کانگریس کے کام میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ ہندوستان میں آنے والے ہیں۔ آپ ۲۴ اکتوبر انگلستان سے روانہ ہونگے اور کچھ عرصہ سیلون میں قیام فرمانے کے بعد ۱۵ نومبر کے آخر تک مدراس پہنچ جاوینگے۔ چونکہ آپ کے پروگرام کا تصفیہ مسٹر ڈی۔ سی ینگو سوامی ممبر اسمبلی کرینگے۔ اس لئے اُمید کی جاتی ہے کہ آپ کی خدمات کا بہترین طریقہ سے فائدہ اٹھایا جاویگا

(بندے ماترم)

یوتمل ۲۷ اکتوبر۔ صوبہ برار کے مشہور سوراجی لیڈر ڈاکٹر بابا صاحب پرنجپے سوراجیہ پارٹی کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ نے استعفے داخل کرنے کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ دیگر ممبران سوراجیہ پارٹی سے مختلف الرائے ہونے کی وجہ سے آپ نے یہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔

(//)

الہ آباد ۲۵ اکتوبر۔ پایونیر مظہر ہے کہ سر فریڈرک وائٹ جو قریبًا فورًا ہندوستان سے روانہ ہونے والے ہیں۔ انگلستان سے پہلے دنیا کی سیاحت کرینگے۔ آپ سب سے پہلے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ کرینگے۔ جو قائم مقام انسٹی ٹیوشنوں کے کام کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے بھاری دلچسپی کا موجب ہیں۔

(//)

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ ڈیلی گزٹ کراچی کو بحرین سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ یکم اکتوبر کی رات کو اور دو کی صبح کو جو طوفان آیا تھا اُس میں کئی عمارات اور کچے مکانات بہ گئے اور موتی نکالنے والے غواصوں کا بیڑا بھی جزوی طور پر بہ گیا۔ جہاز سائیکلین اُسے بچانے کے لئے فوراً گیا۔ اور اُس نے تیرتے ہوئے ایک تختہ کے ساتھ چمٹے ہوئے کئی اشخاص کو بچا لیا ابھی تک یہ تحقیق نہیں ہو سکا کہ نقصان جان کس قدر ہوا ہے۔

(//)

دہلی ۲۷ اکتوبر۔ شملہ میں میٹریولاجیکل آبزرویٹری اور بغداد سے موصول شدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ طوفان سے جو نقصان ہوا ہے۔ اُس کے متعلق بھاری مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

شملہ آبزرویٹری میں طوفان کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی اور ڈاکٹر نارمنڈ امپیریل میٹریولاجسٹ نے کہا کہ جو نمایاں انتشار ۲۳ اکتوبر کی رات کو مشرق کی طرف سے شمال کو گیا ہے ممکن ہے اس سے بحرین کے نواح میں لائن کو کچھ نقصان پہنچا ہو۔ لیکن بغداد کے سرکاری حلقوں میں طوفان سے نقصان کے متعلق اطلاعات کو ناقابل اعتبار بتلایا جاتا ہے۔ بحرین سے مزید تفاصیل کا انتظار کیا جاتا ہے

(//)

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رتن چند راے ڈی۔ ایس۔ سی لندن کو جائنٹ سٹاک کمپنیز کا رجسٹرار مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر رتن چند پنجابی ہیں۔ اور صنعتی و مالی مسائل کے زبردست ماہر ہیں۔

(//)

ناظرین کو معلوم ہے کہ گجرات کے لالہ ہرگوپال بیرسٹر نے سید حبیب صاحب مالک سیاست کو دس ہزار روپیہ کے ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے اُس نوٹس کے جواب میں سیاست لکھتا ہے۔

ہمارے پاس گجرات سے معززین کے خط اور زبانی بیانات آئے ہیں کہ معاملہ بالکل سچا ہے۔ ہم لالہ ہرگوپال وکیل کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ دعوے دائر کریں۔ لیکن ہمارے اخراجات اور ہرجانہ کے وہ ذمہ وار ہونگے۔ اس سلسلہ میں مزید انکشافات ہونگے۔

(۔۔)

قصور میں اغوا کے ایک دلچسپ مقدمہ کو روشنی میں لایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ موضع سوجان پور۔ ضلع گورداسپور کے ایک برہمن اننت رام کی استری اور دو نابالغ رڑکیوں کو اغوا کیا گیا تھا۔ اور باوجود پولیس کی طرف سے زبردست تلاش اور کوشش کے ان کا کوئی سراغ نہ ملا۔ انتت رام کا سب سے چھوٹا رڑکا جو ان دنوں وہاں طالب علم تھا پڑھنا چھوڑ کر سادھو بن گیا اور اُس نے اپنی ماں اور بہنوں کی تلاش شروع کر دی اور اس طرح سادھو کے بھیس میں وہ گذشتہ پانچ سال میں بنگال صوبجات متحدہ اور پنجاب میں سفر کرتا رہا۔ آج اُس نے اپنی ماں اور چھوٹی بہن کا پتہ لگا لیا اور پولیس کو اس معاملہ کی خبر کر دی۔ ایک پولیس والا اس عورت اور اس کے اغوا کنندہ کو تھانہ میں لے گیا اور وہاں پہنچکر عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنے گاؤں کو جانے کی آمادگی ظاہر کی۔ معلوم ہوا ہے کہ بڑی رڑکی ایک جاٹ کے ہاتھ پیشتر ازیں فروخت کی جا چکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اغوا کنندہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(۔۔)

امرتسر ۲۷ اکتوبر۔ سردار گوکل سنگھ نے ایک گنگھو لترے کو مجرم قرار دے ۵۰ روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید کی سزا دی۔

(۔۔)

بلگریڈ ۲۴ اکتوبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ بلگریڈ سفیر نے وزیر خارجیہ سے ملاقات کی اُس نے یقین دلایا کہ اگر کوئی جنگ شروع ہوگی تو یوگوسلاویا غیر جانبدار رہیگا۔

(۔۔)

بنارس ۲۰ اکتوبر۔ پروفیسر بنی کمار سرکار ایک عرصہ یوروپ کی سیر اور مغربی تہذیب وتمدن کے متعلق مکمل واقفیت حاصل کرنے کے بعد واپس کلکتہ آگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ ہر ایک ضلع میں چھوٹے چھوٹے بنک قائم کر کے ہندوستان میں اس کام کو ترقی دینگے۔ اس کے علاوہ آپ ہندوستانی اقتصادیات کے متعلق تواریخ میں دلچسپی لینگے۔

(۔۔)

کلکتہ ۲۷ اکتوبر۔ آج صبح بلویڈیر سے حسب ذیل بلیٹین شائع کیا گیا ہے۔ ہز اکسیلنسی لیڈی بدستور اطمینان بخش طریق پر رو بصحت ہیں

(۔۔)

معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب رائے بہادر رام سرن داس اور ڈاکٹر نند لال بیرسٹر بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

(۔۔)

پیرس ۲۵ اکتوبر۔ بیروت کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ فرانسیسیوں کے مقابلہ میں دروزیوں کی امداد کے لئے کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے بہت سا روپیہ بھیجا گیا تھا لیکن حکومت فرانس نے اس روپے کو ضبط کر لیا ہے

(۔۔)

وارسا ۲۵ اکتوبر۔ پولینڈ کے پولیس سارجنٹ کو دو سال کی قید سخت کی سزا کا حکم سُنا دیا گیا۔ فیصلہ سُنانے کے بعد عدالت کے کمرے میں حاضرین نے تالیاں بجائیں۔ ملزم نے گذشتہ ماہ مارچ میں دو روسی بولشویکو کو قتل کیا تھا

(۔۔)

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ سنڈے ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ آئندہ وائسرائے کے تقرر کے متعلق عنقریب ہی اعلان کر دیا جائیگا۔

(۔۔)

ٹاٹانگر ۲۳ اکتوبر سیلاب ٹاٹا نگر میں جو نقصان جان ہوا تھا اُس کی نظر ثانی شدہ فہرست مظہر ہے کہ ۲۵ اشخاص ہلاک اور ۵۰ سخت مجروح ہوئے تھے اور بکثیر تعداد اشخاص کو چوٹیں آئی تھیں۔

اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نے آدمیوں کو جمع کر کے اور لوگوں کو ریلوے احاطہ کے اندر آنے کی اجازت دینے کے لئے تار توڑ کر ہجوم کے دباؤ کو کم کرنے کی کوشش کی اور لڑکوں کو جو گرڈروں کے ساتھ لٹک رہے تھے اُتارنے کے لئے سیڑھیاں لگائیں۔ پولیس کے انتظامات قطعاً ناکافی تھے اور حادثہ ناگزیر تھا۔ اگر یہ شام کے وقت ذرا دیر سے ہوتا جبکہ لوگ اپنے گھروں کو جا رہے ہوتے تب یہ اغلباً اور زیادہ بدتر ہوتا۔

(۔۔)

راولپنڈی اور سیالکوٹ چھاؤنی میں برقی طاقت کی بہم رسانی کے لئے جو سکیم زیر تجویز تھی وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔ ان کے علاوہ جالندھر میں بھی ایلکٹرک سپلائی کمپنی مرتب ہو چکی ہے۔ جن اشخاص کو صنعتی کاموں کی تکمیل کے لئے خاص قسم کی اصطلاحی واقفیت درکار ہو محکمہ صنعت وحرفت کا یہ کام ہے کہ وہ انہیں مطلوبہ واقفیت بہم پہنچائے ٹیکنیکل اور تجارتی تعلیم کی اشاعت وترویج کرے اور صوبہ کی صنعتی وحرفتی ترقی کے لئے بطور ماہر خصوصی کام دے۔ اس شعبہ میں محکمہ مذکور نے مفید کام کیا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے شاہدرہ میں کارخانہ دباغی فروری ۱۹۲۵ء سے جاری کیا گیا ہے جو امید ہے کہ اپنا خرچ نکالنے کے علاوہ معقول آمدنی کا موجب ہوگا۔

توقع ہے کہ آیندہ ماہ ستمبر میں انگریزی کا بھی ایک سرکاری کارخانہ کھولا جائیگا۔ شاہدرہ کے کارخانہ دباغی میں پنجاب کے دباغوں کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ چمڑا کمانے کا طریق عمل دیکھیں اور پھر خود اعلیٰ اور نفیس قسم کا چمڑا تیار کر سکیں۔

سال زیر رپورٹ میں بہت سے اہل حرفہ صناعوں کارخانوں کے مالکوں دباغوں اور رنگریزوں نے مختلف مفید مطلب امور پر محکمہ صنعت وحرفت سے استفسار کئے اور ان کو مناسب جواب اور مشورہ سے مستفید کیا گیا۔ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کو برقی سکیم کی تکمیل کے لئے کارآمد مشورہ دیا گیا۔

بافندوں کے لئے ایک نہایت مفید کارخانہ

سرکاری مدرسہ انگریزی جو محکمہ مذکور کی طرف سے شاہدرہ میں قائم ہے۔ بافندوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ انہیں بسا اوقات یہ دقت پیش آتی تھی کہ سوت کو پختہ رنگ دینے کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ اب یہ دقت رفع ہوگئی ہے

اس سکول سے صوبہ کی صنعت رنگریزی کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ اور جیلخانوں میں رنگریزی کے کام میں نمایاں ترقی ہوئی ہے

نباتاتی تیل نکالنے کی صنعت

جو لوگ یہ معلوم کرنے کے متمنی تھے کہ صوبہ میں نباتاتی تیل نکالنے کی صنعت کے کیا امکانات ہیں۔ وہ یہ سنکر خوش ہونگے کہ اس معاملہ پر مسٹر روز نے ایک مبسوط رپورٹ شائع کی ہے۔ جو چھ روپیہ میں مل سکتی ہے

پنجاب کے صنعتی کالج اور مدرسے

سال زیر رپورٹ میں محکمہ صنعت وحرفت نے مندرجہ ذیل صنعتی درسگاہوں کا انتظام کیا۔

(۱) میکلیگن انجنیرنگ کالج۔
(۲) میو سکول آف آرٹس
(۳) گورنمنٹ ریلوے ٹیکنیکل سکول۔
(۴) نابیناؤں کا سکول
(۵) سکول رنگریزی شاہدرہ
(۶) سرکاری کارخانہ دباغی شاہدرہ جہاں زیر تعلیم طلبا کو عملی تربیت دی جاتی ہے۔
(۷) سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر اور ڈسٹرکٹ ویونگ سکول ملتان۔ گجرات۔ سیالکوٹ اور ہوشیار پور۔
(۸) انڈسٹریل سکول دہلی۔ امرتسر۔ لائلپور۔ رہتک۔ ملتان۔ قصور۔ فیروز پور۔ ڈیرہ غازی خاں اور گوجرانوالہ
(۹) وکٹوریا ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور
(۱۰) زنانہ انڈسٹریل سکول لاہور۔
(۱۱) ہندو اور سکھ خواتین اور لڑکیوں کے لئے لیڈی مینارڈ انڈسٹریل سکول۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ میونسپل انڈسٹریل سکول

امرتسر کے علاوہ باقی کل ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل صنعتی سکولوں کے مصارف صوبجاتی محاصل سے پورا کئے جائینگے اور ان کا انتظام محکمہ صنعت وحرفت کے ذمہ ہوگا۔

ریلوے ٹیکنیکل سکول

ریلوے ٹیکنیکل سکول کے متعلق رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ جو لڑکے وہاں سے آخری سند حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے حصہ کثیر کو ملازمت حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ریلوے ملازموں کے لئے یہ خبر موجب طمانیت ہوگی کہ ان سکولوں میں جس قدر لڑکے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ملازموں کے رشتہ دار ہوں اُن کی مجموعی تعداد کے حساب سے حکام ریلوے دو روپیہ فی طالب علم بطور مالی امداد عطا کرتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں ۵۰۹۵ روپیہ کا عطیہ دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء کو سکول ۵۵۰ طلبا میں سے ایک تہائی طالب علم ریلوے ملازمین کے رشتہ دار تھے۔

غریب عورتوں اور لڑکیوں کے لئے صنعتی درسگاہ

زنانہ صنعتی سکول مفلوک الحال عورتوں اور لڑکیوں کے لئے کھولا گیا ہے۔ اس میں بلا امتیاز مذہب وملت غریب عورتوں اور لڑکیوں کو مفید صنعت کاری سکھائی جاتی ہے۔ امرتسر میں سنٹرل ویونگ سکول اور اُس کے ماتحت ۵ دیگر سکولوں میں کپڑا بُننے کا کام سکھایا جاتا ہے اور دوران سال میں کپڑے بننے کے متعلق کئی قسم کے دلچسپ اور کارآمد تجربات کئے گئے ہیں۔

اہل حرفہ کے لئے ایک صنعتی ڈپو

پنجاب آرٹس اینڈ کرافٹس ڈپو لاہور کے نام سے ایک نمایش عجائب خانہ لاہور کے ساتھ ملحق ہے جو اہل حرفہ کے استفادہ کے لئے قائم ہے۔ یہ ڈپو

خانگی دستکاری میں نمایاں فروغ کا موجب ہوا ہے اور اُسکی سرومندی کا ثبوت اس سے بڑھ کیا ہو سکتا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں جو فرمائشیں اس ڈیپو کی معرفت خانگی اہل حرفہ کے لئے دی گئیں۔ ان کی مالیت ۵۰۰۰۰ روپیہ تھی پنجاب کی صنعت کاری اور آرٹ کے نمونے برٹش ایمپائر نمائش میں بھیجے گئے تھے

مشترکہ سرمایہ کی انجمنیں

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر رپورٹ کے شروع میں مشترکہ سرمایہ کی لمیٹڈ انجمنوں کی درج رجسٹر تعداد ۴۹۱ تھی جن میں سے ۲ کا دیوالہ نکل گیا اور باقی ۶ کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا گیا ۲۶ نئی کمپنیاں جاری ہوئیں گویا ان کی مجموعی تعداد ۵۹ تک پہنچ گئی۔ ان لمیٹڈ کمپنیوں میں سے ۷ بنکنگ اور ۱ کارخانہ چینی کے متعلق تھی۔

نئی کمپنیوں کا برائے نام سرمایہ ۱۰۳۷۵۰۰۰ روپیہ ہے جس میں ۲۸۰۷۴۸۱ روپیہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ یہ وصول ہو چکا ہے۔ سال زیر رپورٹ میں ۴ پرائیویٹ اور ۶ پبلک کمپنیاں دیوالیہ ہو گئیں اور ۴ پبلک کمپنیوں کو رجسٹر سے خارج کر دیا گیا۔ ان کا ادا شدہ سرمایہ ۱۲۷۲۵۲۷ روپیہ تھا۔

ضرورت

بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس کے مینیجر کو ٹریولنگ سپرنٹنڈنٹوں (امتحان کنندگان) اور مقامی ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں ایجنٹس اور ٹریولنگ سپرنٹنڈنٹوں کا کام انجام دے سکیں تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار کے ساتھ سفر خرچ بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کی جائیں۔

دی مینیجر دی بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس
دوسری پیرخاں سٹریٹ
مقابل جے جے ہاسپٹل بمبئی۔

اشتہار کتب

انتخاب میزان الحق۔ پہلا اور دوسرا حصہ ختم ہو چکے ہیں۔ باقی مندرجہ ذیل ۹ حصص بھی تھوڑی سی تعداد میں باقی رہ گئے ہیں۔

۳۔ اس میں بتایا ہے کہ آدمی پہلے کس حال میں تھا اور اب کس حالت میں ہے اور نیکی و پاکیزگی کے کس حال میں اسکو پہنچنا چاہئے۔ صفحہ ۳۶ ۳ پائی

۴۔ اس میں اس نجات کا بیان ہے جو مسیح کے وسیلے سے عمل میں آئی۔ صفحہ ۱۸ ۳ پائی

۵۔ اس میں بیان ہے کہ آدمی یسوع مسیح کے نجات کے فیض کو کیونکر جان سکتا ہے۔ صفحہ ۲۵ ۳ پائی۔

۶۔ جو شخص مسیح پر ایمان لایا اُس کا چال چلن کیسا ہونا چاہئے صفحہ ۲۸ ۳ پائی

۷۔ انجیل کی تعلیم شروع میں کس طرح مشہور ہوئی اور کیسے پھیلی صفحہ ۲۱ ۳ پائی۔

۸۔ مسلمانوں کے اس دعویٰ کی تحقیق کہ محمد صاحب کی خبر کُتب عہد عتیق و جدید میں ہے صفحہ ۳۳ ۳ پائی

۹۔ قرآن کے متعلق چند نہایت ہی مفید کلمے۔ کہ قرآن کی تالیف و ترتیب کیسے عمل میں آئی صفحہ ۲۴ ۳ پائی

۱۰۔ محمد صاحب کی خصائل اور چال چلن کا بیان اور اس امر میں مسیح سے مقابلہ صفحہ ۵۵ ۳ پائی۔

۱۱۔ دُنیا میں دین اسلام کس طرح پھیلا۔ صفحہ ۲۷ ۳ پائی

انجیل برنباس مُسلمان کہتے ہیں کہ جو اناجیل مسیحیوں کے پاس ہیں وہ محرف و مبتدل ہیں۔ اور کہ اصل انجیل انجیل برنباس ہے۔ اس رسالہ میں انجیل برنباس کے غیر معتبر اور بناوٹی ہونے کی اندرونی اور بیرونی ایسی زبردست دلائل دی ہیں کہ با ئد و شاید صفحہ ۴۲ قیمت ۱ر ۲ پائی ملنے کا پتہ:-

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا ۱عہ سے ۱للعہ تک۔ کرد کو دل عہ سے ۵ عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہٰذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ خوشنا کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرو پرائٹر چھپا ❖